روشن مستقبل کے معمار یا لٹیرے اور ڈاکو

محمد یاسر حبیب

عوام کو انصاف اور قانون کی فراہمی سب سے اہم چیز ہوتی ہے، کچھ دنوں پہلے ڈکیتی کی ایک واردات کے دوران ڈاکوؤں کے ساتھ لوگوں نے جو سلوک کیا اور اس کے دو روز بعد ہی ایک اور واقعے میں مسافر بسوں میں گھس کر رہزنی کرنے والوں کا جو حشر کیا گیا اس کی تفصیلات میڈیا میں آچکی ہیں۔

اس طرح کے واقعات کا ظہور اسی وقت ہوتا ہے جب لوگوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ احساس جنم لیتا ہے کہ کیوں نہ ہم خود ہی ان واقعات کے سد باب کا ایسا ذریعہ اختیار کریں جس سے ان کی روک تھام ہو سکے، چنانچہ گزشتہ دنوں لوگوں نے وہی کیا جو کچھ ان کی سمجھ میں آیا، اگرچہ ان کی یہ حرکت قانونی، اخلاقی اور اسلامی لحاظ سے سراسر غلط ہے کیونکہ اس طرح معاشرے میں طوائف الملوکی جنم لیتی ہے اور ایک مہذب معاشرہ اس قسم کے حالات کا ہرگز متحمل نہیں ہو سکتا، لہٰذا ہماری دعا ہے کہ آیندہ اس قسم کے واقعات رونما نہ ہوں لیکن اس کے لیے حد درجہ ضروری ہے کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے اپنے فرض کو پہچانیں اور متعلقہ حکام خود کو اس بات کا پابند کریں کہ وہ عوام کو انصاف کی فراہمی کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے، عوام کی ہر ممکن مدد کریں گے اور ان سب سے بڑھ کر جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو فی الفور گرفتار کر کے انہیں سزا دیجائے تا کہ عوام کا اعتماد قانون نافذ کرنے والے اداروں پر قائم ہو سکے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس قسم کے اکا دکا واقعات عوام کے لیے مثال بن جائیں اور آنے والے وقتوں میں ہر کوئی اپنے طور پر ایسا فیصلہ کرنا شروع کر دے، یقیناً ایسی صورتحال کے پیدا ہو جانے کے بعد ملک کی سلامتی اور مستقبل خطرے میں پڑ سکتا ہے۔

اخباری اطلاعات کے مطابق ردعمل کے اظہار کے اس انداز کی ابتداء اکتوبر 2007ء میں ہوئی، جب کراچی میں لوٹ مار اور ڈکیتی کی بڑھتی ہوئی وارداتوں سے پریشان ہو کر لوگوں نے دو ڈاکوؤں کو پکڑ کر انہیں تشدد کا نشانہ بنایا، جس کی وجہ سے وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئے۔ قابل غور امر یہ ہے کہ اس واقعہ کے بعد مذکورہ علاقہ میں دو ماہ تک چوری اور ڈکیتی کی کوئی واردات نہیں ہوئی، حالانکہ یہ کام حکومت کا تھا۔ وہ چوری اور ڈکیتی کی ان بڑھتی ہوئی وارداتوں سے عوام کو نجات دلائے لیکن انتظامیہ کی بے توجہی نے عوام کو مجبور کر دیا کہ وہ قانون کو ہاتھ میں لے کر خود فیصلہ کریں، اگر انتظامیہ اس کی روک تھام کرتی تو آیندہ اس قسم کے واقعات رونما نہیں ہوتے۔

ایسا ہی دوسرا واقعہ کراچی کے دوسرے علاقے اورنگی ٹاؤن میں پیش آیا جہاں علاقے کے رہائشیوں نے لوٹ مار کے دوران ایک ملزم کو قابو میں کیا اور اس کے بعد اس سے اسلحہ چھین کر اس کو سرعام تشدد کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا، بعد ازاں اس کی لاش کو گلے میں رسی ڈال کر سڑک پر گھسیٹا گیا، چنانچہ اس واقعہ کا نتیجہ بھی یہ نکلا کہ مذکورہ علاقہ میں کافی عرصے تک چوری اور ڈکیتی کی کوئی واردات نہیں ہوئی۔

اب انہی واقعات سے ملتے جلتے دو واقعات گزشتہ ایک ہفتے کے دوران پیش آئے جن میں ڈاکوؤں کو نہ صرف زدوکوب کے گیا بلکہ ان پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دی گئی جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عوام جرائم کی بڑھتی ہوئی وارداتوں سے کس حد تک تنگ آچکے ہیں۔

اس وقت ملک کے عوام کو جو سب سے اہم مسئلہ درپیش ہے وہ امن امان کا ہے، پچھلے کچھ

سالوں سے جس طرح مہنگائی میں ہوشربا اضافہ ہوا اور اس کے نتیجے میں جس طرح بیروزگاری بڑھی تو اس کا لازمی نتیجہ یہی نکلنا تھا۔

اس وقت ضرورت اس بات کی ہے انتظامیہ اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسے افراد کا کھوج لگائے جو اس طرح کے واقعات میں ملوث ہیں اور انہیں گرفتار کر کے عدالتوں سے سزا دلوائی جائے، تا کہ دوسروں کو عبرت ہو تا کہ وہ آیندہ کے لیے اس قسم کے فعل کا ارتکاب کرنے سے قبل کئی بار سوچیں۔

موجودہ صورتحال میں حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بیروزگاری کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات کرے، بیروزگار نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرے، اس لیے کہ ڈاکہ زنی اور لوٹ مار کرنے والے افراد بھی اسی معاشرے کا حصہ ہیں، آخر کسی وجہ سے انہوں نے اس راستے کا انتخاب کیا ہے، اگر حکومت بروقت انہیں روزگار فراہم کر دیتی تو یہ نوبت ہی نہیں آتی۔ ملک میں بڑھتی ہوئی بیروزگاری اور آئے دن رونما ہونے والے خودکشی کے واقعات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ سب ہماری غیر متوازن پالیسیوں کا نتیجہ ہیں کہ وہ نوجوان جو اس ملک کا روشن مستقبل تھے، انہوں نے تنگ آ کر ایک ایسی راہ کا انتخاب کیا، جس کا انجام کسی بھی لحاظ سے تابناک نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اس بات کا بھی ادراک کرنا ہوگا کہ معاشرے میں بڑھتا ہوا تشدد اور نوجوان نسل کی بے راہ روی میں ایک اہم کردار میڈیا کا بھی ہے، جس پر چلنے والی اخلاق سوز اور تشدد سے لبریز فلموں نے آج کی نوجوان نسل کو گمراہی کے اس راستے کی جانب راغب کیا اور آج وہی نسل تخریب کاری کی راہ پر گامزن ہے۔

مجھے یہ بات کہنے میں کوئی باک نہیں کہ اس تمام صورتحال کے ذمہ دار جتنے وہ ڈاکو ہیں اتنی ہی ذمے دار ہماری حکومت بھی ہے، فیصلہ اب ہمیں کرنا ہے کہ ہم نے اپنی نوجوان نسل کو ڈاکو بنانا ہے یا روشن مستقبل کے معمار!!!